مدیر کے نام

محمد بلال ، عبدالرحمٰن ، دیپال پور

'مصر: انتخابی ڈراما' (جون ۲۰۱۴ء) میں عبدالغفار عزیز صاحب نے مصر کے حالیہ صدارتی انتخابات کی حقیقت کھول کر رکھ دی ہے۔ سیسی آمریت نے جس طرح اخوان کی اعلیٰ قیادت کو سزائیں سنائیں، بڑی تعداد میں کارکنوں کو جیل میں ڈالا، ہزاروں کو شہید کیا اور جس سوچے سمجھے منصوبے کے تحت امریکا نواز مصری فوجی قیادت نے اخوان کی منتخب حکومت پر شب خون مارا، ایسی سفاکیت کی کوئی مثال ماضی میں نہیں ملتی۔ پھر اپنی ناکامیوں کو چھپانے کے لیے انتخابات کا ڈھونگ رچایا۔ اس سب کے باوجود اخوان المسلمون کی قیادت اور کارکنان کے حوصلے پست نہیں ہوئے۔ انھوں نے اللہ کے بھروسے پر صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا کہ باطل تو مٹنے ہی کے لیے ہے اور حق کو بالآخر غالب آکر رہنا ہے۔

حافظ ساجد انور ، لاہور

'رسائل و مسائل' (جون ۲۰۱۴ء) میں ایک بہن نے اپنے شوہر کی دوسری شادی کے حوالے سے سوال اُٹھایا تھا، جس کے جواب کی تفصیل سے یہ بات مترشح ہو رہی ہے کہ گویا اسلام یک زوجگی کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ اس حوالے سے قرآن کی آیت اور اصول لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا (البقرہ ۲:۲۸۶) سے استدلال بھی درست نہیں ہے، اس لیے کہ انسانی مزاج مختلف ہیں اور کسی شخص کے لیے تکلیف بمالایطاق کا فیصلہ کوئی دوسرا نہیں کرسکتا۔ جواب میں لکھا گیا ہے: ''اس پس منظر میں سوال کے پہلے پہلو پر غور کیا جائے تو یوں نظر آتا ہے کہ سورۂ نساء میں چار کی حد تک اجازت کا سیاق و سباق عموم کا نہیں بلکہ حالتِ اضطرار کے قریب تر ہے۔ چنانچہ اصلاً زور اس بات پر ہے کہ ایک کے ساتھ نکاح ہو اور اس کے ساتھ عدل کا رویہ اختیار کیا جائے۔ یہ عدل محض مادی معاملات میں نہیں کیا جاسکتا۔ اس میں نفسیاتی، دینی اور روحانی تعلّق کے ساتھ تمام معاشرتی پہلوؤں سے عدل شامل ہے''۔ (ص ۹۹)

جس آیت میں نکاح کے لیے آغاز مَثْنٰی سے کیا جارہا ہے اس سے استدلال کرتے ہوئے یہ کہنا کہ چار کی اجازت حالتِ اضطرار کے قریب تر ہے، یا پھر ''اصلاً سارا زور اس پر ہے کہ ایک کے ساتھ نکاح ہو''، یہ استدلال محلِ نظر ہے۔ درست بات یہ ہے کہ اسلام نہ تو یک زوجگی پر اصرار کرتا ہے اور نہ ایک سے زیادہ شادیوں ہی پر اصرار کرتا ہے بلکہ اسے مختلف مزاج، طبیعتوں اور عدل کرسکنے کی صورت پر چھوڑ دیا ہے۔